REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

33

الفضل

روزنامہ

الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹

چندہ سالانہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸

فی پرچہ ۶ پیسے

چندہ سالانہ بیرون پاکستان ۳۰ روپے

جلد ۳۹/۵ | جمعرات ۲ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ | ۱۱ صلح ۱۳۳۰ہش | ۱۱ جنوری ۱۹۵۱ء | نمبر ۹

خفیہ مذاکرات کل رات بھی جاری رہے

لندن ۱۰ جنوری۔ کل رات دولت مشترکہ کے وزراء اعظم نے خفیہ کانفرنس میں کشمیر کے متعلق دو گھنٹے تک بات چیت کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ خفیہ مذاکرات آج بھی جاری رہیں گے۔ کل کی بات چیت کے رجحان کے متعلق سار نیوز ایجنسی کا کہنا ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کے وزراء اعظم سے پہلے یہ درخواست کی گئی۔ کہ وہ کشمیر سے انخلاء افواج کے سلسلے میں تعطل کی وجوہات پر روشنی ڈالیں۔ ایک اور خبر سے معلوم ہوا ہے کہ کشمیر پر مزید بحث کی تاریخوں اور وقت وغیرہ کو بھی خفیہ رکھا جائے گا۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ جنوری (ڈاک سے) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور ۱۰ جنوری۔ نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج بخار کم ہے مگر کمزوری بہت ہے دل کی حالت بھی بہت کمزور ہے۔ سانس کی تکلیف بھی شروع ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

لاہور ۱۰ جنوری۔ مکرم الحاج احسن عطاء صاحب امیر جماعت احمدیہ کماسی گولڈ کوسٹ واپس جانے کے لئے کل شام ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے۔ آپ ۸ جنوری کی رات کو ربوہ سے بذریعہ ٹرین لاہور پہنچے تھے۔

"دولتِ مشترکہ اور دوسری آزاد قوموں کو مشرقِ وسطیٰ کے اقتصادی مسائل کو حل کرنے میں مدد دینی چاہیئے" (لیاقت)

لندن ۱۰ جنوری۔ لندن کانفرنس میں مشرق وسطیٰ کے متعلق بات چیت کے وقت وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خان نے نمایاں حصہ لیا۔ انہوں نے بالخصوص مشرق وسطیٰ کے اقتصادی امور پر روشنی ڈالتے ہوئے اس بات پر زور دیا، کہ دولت مشترکہ کے ممالک اور دوسری آزاد قوموں کو مشرق وسطیٰ کا معیارِ زندگی بلند کرنے اور ان کے اقتصادی مسائل کو حل کرنے میں خاطر خواہ مدد دینی چاہیئے۔ کیونکہ مشرق وسطیٰ کی اقتصادی بہتری اور استحکام سے خود عالمگیر امن کے قیام میں بہت مدد مل سکتی ہے۔

دوسرے وزراء اعظم نے بھی مشرق وسطیٰ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس علاقے کی اہمیت پر زور دیا۔ اور اس امر کو تسلیم کیا، کہ مواصلات کے اعتبار سے اس کی پوزیشن اور پیٹرول کی فراوانی کے باعث فوجی نقطہ نگاہ سے اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون نے نہر سویز کے علاقے میں برطانوی فوجیں رکھنے کے متعلق مصر کے خیالات سے کانفرنس کو آگاہ کیا۔ جمعہ کی شام کو اپنی گفتگو ختم کرنے سے قبل وزراء اعظم ان مسائل پر مزید گفتگو کریں گے

اشار کی اطلاع کے مطابق کوریا میں جنگ کو محدود کرنے کے متعلق بحث ایسے مرحلہ پر پہنچ چکی ہے کہ دولتِ مشترکہ کی حکمت عملی میں یکسانیت کا امکان پیدا ہو گیا ہے خیال ہے۔ کوریا میں روزانہ پیش آنے والے واقعات اور امریکی ردّ عمل کی روشنی میں اس مسئلہ پر مزید گفتگو جاری رہے گی۔

جاپانی معاہدۂ امن کے بارے میں طے پایا۔ کہ اس سلسلے میں تمام متحدہ قوموں کی ایک کانفرنس طلب کی جائے اگر چین اور روس شرکت نہ کریں۔ تو بھی دوسری قوموں کو گفت و شنید شروع کر دینی چاہیئے، کیونکہ جاپان کی اقتصادی بحالی اب بہت اہم ہو گئی ہے

لاہور ۱۰ جنوری۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے لاہور اور قصور کے درمیان تیسرے درجے کا ایک روزہ واپسی ٹکٹ جاری کیا ہے۔ آنے جانے کا کرایہ یک طرفہ کرایہ سے ڈیوڑھا ہو گا۔

مختصرات

نئی دہلی ۱۰ جنوری۔ ہندوستان کے وزیر خزانہ نے کہا ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت اس سال ہندوستان کے بجٹ کی حالت خراب ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ حکومت کو کشمیر میں فوجیں رکھنے کا خرچ برداشت کرنا پڑا ہے انہوں نے مزید کہا ہے۔ ہماری مالی پوزیشن پہلے ہی خراب تھی۔ قدرتی حوادث نے اسے اور خراب کر دیا ہے

قاہرہ ۱۰ جنوری۔ مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے کہا ہے میرے دل میں پاکستان کے بانیوں میں سے قائد اعظم اور ڈاکٹر اقبال کا بہت احترام ہے۔ نیز انہوں نے ہندوستانی اخباروں کی اس خبر کی تردید کی ہے کہ انہوں نے پیر کے روز اس قسم کا بیان دیا تھا۔ جو تقسیم برصغیر کے منافی تھا۔ انہوں نے مزید کہا جن اخباروں نے اس قسم کی خبر شائع کی ہے میں ان کی مذمت کرتا ہوں۔

کراچی ۱۰ جنوری۔ پاکستان کے چھ سالہ ترقیات کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں اس ضمن میں وزیر اعظم کی صدارت میں ایک ترقیاتی کونسل مقرر کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ قومی منصوبہ بندی کا ایک کمیشن بھی مقرر کیا گیا ہے۔ جس کا اجلاس اس مہینے کی ۲۹ تاریخ کو کراچی میں ہو رہا ہے

تیسری پاکستان سائنس کانفرنس کا افتتاح

ڈھاکہ ۱۰ جنوری۔ آج صبح یہاں پاکستان کی تیسری سائنس کانفرنس شروع ہو گئی۔ اس میں پاکستان اور بیرونی ممالک کے قریباً ۹۵ سائنس دان حصہ لے رہے ہیں اقوام متحدہ کے تعلیمی سائنٹیفک اور کلچرل ادارے کے افسر مسٹر پرنل کانفرنس میں شرکت کے لئے قاہرہ سے آئے ہیں۔ نیز امریکہ۔ فرانس اور تھائی لینڈ کی طرف سے مبارکباد کے پیغام موصول ہوئے ہیں۔ مشرقی بنگال کے گورنر ہز ایکسی لینسی فیروز خان نون نے۔ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا۔ کہ پاکستان میں صنعتی اور زراعتی ترقی متوازن طریق پر ہونی چاہیئے۔ کانفرنس کے صدر مسٹر اے ایم مالک نے صدارتی تقریر میں اس بات کی اہمیت واضح کی۔ کہ عوام کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لئے ملک کے قدرتی وسائل کا سائنٹیفک استعمال نہایت ضروری ہے۔

زکوٰۃ کمیٹی کا اجلاس

لاہور ۱۰ جنوری۔ حکومت پاکستان کی زکوٰۃ کمیٹی کا اجلاس اس مہینے کی ۲۵ تاریخ کو لاہور میں ہو رہا ہے۔ جس میں ان جوابوں پر غور کیا جائیگا جو کمیٹی کے جاری کردہ سوال نامہ کے جواب میں موصول ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے اب تک کمیٹی کو اس بارے میں ۴۳ تجاویز ملی ہیں پاکستانی اداروں کے علاوہ ان میں مصر۔ شام اور افغانستان سے آئی ہوئی بعض تجاویز بھی شامل ہیں۔

حکومت کو درآمد کی ہوئی گندم کی ۱۵ فی صدی قیمت زیادہ دینی پڑیگی

چین کی فوجی مداخلت کے خلاف امریکہ کا چار نکاتی پروگرام

نیویارک ۱۰ جنوری۔ کوریا میں چین کی فوجی مداخلت کے خلاف امریکہ نے ایک چار نکاتی پروگرام تیار کیا ہے اقوام متحدہ میں امریکہ کے مستقل نمائندے وارن آسٹن نے آج اس پروگرام کی تفصیلات کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ امریکہ اسے اقوام متحدہ میں منظور کرائے گا۔ انہوں نے کہا۔ امریکہ چین کی فوجی مداخلت پر اس کو حملہ آور قرار دینا چاہتا ہے۔ اس کا مطالبہ ہے کہ چین کی فوجیں کوریا سے ہٹائی جائیں۔ اقوام متحدہ کے ممبر حملہ آور کو امداد دینے سے پرہیز کریں۔ نیز ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو اس بات پر غور کرے کہ حملہ آور کا مقابلہ کس طرح کیا جائے انہوں نے اس امر کی بھی وضاحت کی۔ کہ امریکہ چین میں داخل ہونے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا

مہاجر طلباء کی مالی امداد کے لئے کمیٹی کا تقرر

لاہور ۱۰ جنوری۔ سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے ان مہاجر طلباء کی مالی امداد کے لئے ڈپٹی کمشنر لاہور کی صدارت میں ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جن کے والدین یا سرپرست ضلع لاہور میں آباد ہیں۔ مستحق مہاجر طلبہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے تعلیمی ادارے کے افسر اعلیٰ کی تصدیق کے ساتھ اپنی اپنی درخواستیں ۱۵ فروری ۱۹۵۱ء سے پہلے پہلے ڈپٹی کمشنر لاہور کے نام ارسال کر دیں۔ درخواستیں مقررہ فارم پر آنی چاہیئں۔ جو ہر تعلیمی ادارے کے دفتر سے مل سکتا ہے۔

ڈھاکہ ۱۰ جنوری۔ مشرقی بنگال کی ریڈ کراس سوسائٹی نے ڈھاکہ میں زچگی اور بچوں کی دیکھ بھال کا ایک مرکز کھولنے کا فیصلہ کیا ہے بالآخر اسے باقاعدہ ہسپتال میں بدل دیا جائیگا

نئی دہلی ۱۰ جنوری۔ خبر ملی ہے کہ امسال ہندوستانیوں

حضرت پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات

ربوہ ۸ جنوری۔ آج حضرت پیر افتخار احمد صاحب وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپکا نام تاریخی نام ہے "افتخار" سے تاریخ پیدائش نکلتی ہے یعنی آپ سنہ ۱۲۸۲ھ میں پیدا ہوئے اس لحاظ سے آپکی عمر ۸۸ سال بنتی ہے۔ ظہر کی نماز کے بعد علالت طبع کے باوجود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی نماز جنازہ کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ پہلے دن بیعت کرنیوالوں میں غالباً یہ آخری آدمی تھے۔ چنانچہ وہ بیج ختم ہو چکا اس کے بعد آپ نے نعش کو کندھا دیا۔ آپ کو موصیوں کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ (جنرل سکرٹری ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

معود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۴۲ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

ربوہ میں زنانہ احمدیہ کالج کا اجرأ

بہت دیر سے احباب جماعت کی طرف سے یہ خواہش کی جا رہی تھی کہ مرکز میں احمدی بچیوں کے لئے ایک کالج کھولا جائے تاکہ احمدی لڑکیاں موجودہ زہریلی فضا سے الگ رہ کر اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال یعنی مئی ۱۹۵۱ء میں اسکول کا کالج کھول دیا جائے۔ جس میں فی الحال دینیات۔ انگریزی۔ عربی۔ تاریخ۔ اقتصادیات اور اردو مضامین پڑھائے جائیں گے۔ کالج کے ساتھ طالبات کے لئے ہوسٹل کا بھی انتظام ہوگا۔ اس لئے جو دوست اپنی لڑکیوں کو میٹرک کے بعد ربوہ اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوانا چاہیں۔ وہ براہ مہربانی ابھی سے اطلاع دیں۔ تاکہ اندازہ کیا جا سکے کہ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے کتنی طالبات آئیں گی۔ ساتھ یہ بھی وضاحت کریں کہ رہائش ہوسٹل میں ہوگی یا اپنا انتظام ہوگا۔

فیس ایف۔ اے کی آٹھ روپے ماہوار ہوگی۔ فی الحال اس بارے میں جملہ خط و کتابت خاکسار کے ساتھ کی جائے۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

مبلغ ہالینڈ اور امیر صاحب جماعت کماسی (افریقہ) کے اعزاز میں دعوت

مورخہ ۷ جنوری ۱۹۵۱ء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ کی کامیاب مراجعت اور الحاج جے۔ سی۔ حسن عطا صاحب کی افریقہ سے تشریف آوری پر، ان کے اعزاز میں دعوت طعام دی گئی۔ اس تقریب پر مرکز ربوہ اور چنیوٹ سے ساٹھ ستر کے قریب بزرگان اور احباب مدعو تھے۔ محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر نے خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں محترم حافظ صاحب نے اردو میں اور حسن عطا صاحب نے انگریزی میں جواب دیا۔ حافظ صاحب مکرم نے یورپ میں اپنی تبلیغی مساعی کا ذکر اور حسن عطا صاحب نے مرکز سے اخذ کردہ نیک اثرات کا ذکر فرمایا۔ بعد میں محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب صدر جلسہ نے دعا کی تحریک فرماتے ہوئے دعا کی برکات کا ذکر فرمایا۔ شام کو دعا کے بعد یہ مبارک تقریب ختم ہوئی۔ (نامہ نگار)

موصی صاحبان کیلئے

موصی صاحبان سے ہر سال کے اختتام پر ان کی گزشتہ سال کی آمد معلوم کی جاتی ہے۔ اور اس کے لئے ایک مطبوعہ فارم ہر موصی کو بھیجا جاتا ہے۔ لیکن بہت سے موصی صاحبان اس فارم کو پُر کرکے واپس نہیں بھیجتے۔ جس سے ان کی آمد کا پتہ نہیں چلتا۔ اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو موصی صاحبان اس فارم کو وقت کے اندر واپس نہ کریں گے۔ ان کی وصیت کو منسوخی کے لئے مجلس میں پیش کیا جائے۔ اس لئے جن احباب کے پاس فارم پہونچ چکے ہوں وہ ان کو جلد از جلد پُر کرکے واپس فرما دیں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

لجنات اماء اللہ کیلئے

کتاب ذکر الٰہی اور قرآن کریم پارہ دوم مع ترجمہ کا امتحان فروری ۱۹۵۱ء کے پہلے ہفتے میں منعقد ہوگا۔ براہ مہربانی تمام لجنات اس تحریک کو اپنے اپنے حلقہ میں پیش کرکے امتحان میں شامل ہونے والی بہنوں کے نام دفتر لجنہ اماء اللہ میں بھجوائیں۔ کتاب "ذکر الٰہی" دفتر لجنہ اماء اللہ سے منگوائی جا سکتی ہے۔

سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ

مستری محمد رمضان صاحب فریم میکر کا پتہ مطلوب ہے

مستری محمد رمضان صاحب فریم میکر قادیان کا موجودہ پتہ بعض ہندوستانی دوست خاکسار سے دریافت کر رہے ہیں جس دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو یا خود ان کی نظر سے یہ سطور گذریں تو اطلاع دیں۔

(ملک صلاح الدین درویش قادیان)

کیا آپ کی جماعت کے وعدوں کی فہرست حضور کی خدمت میں پیش ہو چکی ہے؟

تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستوں کا جلد سے جلد مرکز میں پہونچنا نہایت ضروری ہے۔ تا آمد کا صحیح اندازہ کرکے بجٹ وقت کے اندر تیار کیا جا سکے جملہ سیکرٹریان تحریک جدید اور مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے اپنے حلقوں کی دفتر اول اور دفتر دوم کی مکمل فہرستیں جس قدر جلد ہو سکے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں روانہ فرما دیں۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

صیغہ امانت تحریک جدید

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ تحریک جدید کا اپنا الگ صیغہ امانت ہے۔ اور اس کے متعلق حال میں خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے۔ کہ احباب اپنی امانت کا حساب اس صیغہ میں کھلوائیں۔ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانے سے انشاء اللہ دوستوں کا روپیہ ہر طرح محفوظ رہے گا۔ اور عند الطلب رقم فوراً ادا کر دی جائے گی۔ صرف پانچ روپے کی قلیل رقم سے حساب کھلوایا جا سکتا ہے آج ہی اپنا حساب کھلوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تفصیلات کے لئے افسر صاحب امانت تحریک جدید کو لکھا جائے۔ وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

ربوہ میں سیمنٹ کی فراہمی

احباب کو معلوم ہے کہ سیمنٹ کی فراہمی میں بہت سی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ حتیٰ کہ پبلک کو مجبوراً مقررہ قیمت سے بہت زیادہ رقم ادا کرکے اپنی ضروریات پوری کرنی پڑتی ہیں۔ اسکے مقابل ربوہ کی تعمیر پر علاوہ صدر انجمن اور تحریک جدید کی عمارات کے کثیر سیمنٹ کی ضرورت درپیش ہے۔ کیونکہ کئی ایک محلہ جات کی الاٹمنٹ قریباً ختم ہونے والی ہے۔ اور محلہ "س" کی الاٹمنٹ شروع ہونے والی ہے۔

ربوہ کے تقدس اور اہمیت کے پیش نظر پبلک فوری تعمیر کے لئے بے تاب ہے۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ عمارتی سامان کے بغیر تعمیر کا کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچایا جا سکتا۔ اسلئے ان مشکلات کے ازالہ اور اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم نے عمارتی سامان لوہا لکڑی کے علاوہ سیمنٹ سٹاک کرنے کا بفضلہ تسلی بخش طریق پر انتظام کر لیا ہے۔ ہم ڈالمیا سیمنٹ کمپنی کے براہ راست سٹاکسٹ مقرر ہو چکے ہیں۔ اور کمپنی کے دفتر نیو دہلی کی ہدایت کے مطابق ہم بجائے اسکے کہ کسی ڈسٹاکسٹ یا ایجنٹ کے ذریعے سیمنٹ منگوائیں۔ براہ راست کمپنی سے سٹاک کر سکیں گے۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جو احباب سیمنٹ خریدنا چاہیں۔ وہ براہ راست سیکرٹری تعمیر ربوہ سے خط و کتابت کریں۔ نیز جو دوست جس مقدار سے سیمنٹ خریدنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ اس کی قیمت اندازاً پیشگی خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کرکے اس کی اطلاع سیکرٹری تعمیر کو بھی ساتھ ہی کر دیں۔ تاکہ وہ اسکی ضروریات کو ملحوظ رکھکر زیادہ سے زیادہ سیمنٹ سٹاک کر سکیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ احباب کو کسی دقت کے بغیر اور بدوں زائد خرچ کئے معقول قیمت پر ربوہ میں سیمنٹ مہیا ہو سکے گا۔ جو دوست اپنا سیمنٹ پہلے ریزرو کروا لیں گے۔ ان کو سیمنٹ کے حصول میں تقدم حاصل ہوگا۔ کیونکہ بڑھتی ہوئی مانگ کو اس کے سوا پورا کرنا مشکل ہوگا۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس
بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ
دریں رہ گر کشندم ور بسوزند
نتابم رو ز ایوانِ محمدؐ
دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ
دلِ زارم بہ پہلوئم مجوئید
کہ بستیمش بدامانِ محمدؐ
الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

روزنامہ الفضل لاہور
۱۱ جنوری ۱۹۵۱ء

34

حضرت مسیح علیہ السلام کے مقدمہ کا فیصلہ

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے مقدمہ کا ایک وہی پہلو نہیں ہے جو یہودیوں سے تعلق رکھتا ہے بلکہ ایک دوسرا بھی پہلو ہے۔ جو خود ان کے پیروؤں سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کو دو قوموں سے واسطہ پڑا۔ ایک تو بنی اسرائیل تھے جن کی طرف آپ بالخصوص مبعوث ہوئے تھے۔ اور جو انبیاء علیہم السلام کی اولاد تھے۔ دوسری قوم رومیوں کی تھی جو آپ کی بعثت کے وقت فلسطین پر حاکم تھی۔ اور جو بُت پرست تھی۔ اس وقت اور بھی چھوٹی چھوٹی قومیں تھیں مگر ان کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ جب پولوس دین مسیحی میں داخل ہوا تو اس نے خاص طور پر رومیوں میں تبلیغ کا بیڑا اٹھایا۔ مگر عیسائیت کو ان کے قابلِ قبول بنانے کے لئے اس نے دین کا نقشہ ہی بدل ڈالا۔ رومیوں کے دیوتاؤں میں جو باتیں جاذب دیکھیں تمام کی تمام حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر چسپاں کردیں۔ چونکہ رومیوں کے دیوتا انسانوں میں سے خداوندی کے مقام پر پہونچے تھے۔ اس لئے پولوس نے بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدائی کے صفات سے مزین کردیا۔ سورج دیوتا جو رومیوں کا سب سے بڑا دیوتا تھا اس کی تمام صفات یہاں تک کہ اس کا جنم دن بھی آپ کو تفویض کردیا۔ اگرچہ آپ کی شان سب دیوتاؤں سے الگ قائم کی گئی۔ مگر آپ کو بھی رومیوں کے علم الاصنام ہی کا ایک رکن بنادیا گیا۔

اس طرح یورپ میں جو عیسائیت پھیلی۔ وہ اس دین سے بالکل متضاد ہوگئی۔ جو دراصل حضرت عیسےٰ علیہ السلام پیش کرتے تھے توحید کی بجائے تثلیث نے لے لی۔ رومی دیوتاؤں کے تہواروں کو عیسائیت کے تہوار بنالیا گیا۔ جیوپیٹر کی دعوت کی جگہ عشائے ربانی نے لے لی۔ گناہوں کا کفارہ بھی وہیں سے لیا۔ الغرض حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور آپ کی والدہ حضرت مریم صدیقہ بجائے اللہ تعالےٰ کے عباد رہنے کے بت پرستی کے موضوع بن گئے۔ یہ مضمون بہت وسیع ہے۔ ہم نے صرف یہاں اشارۃً عرض کیا ہے آہستہ آہستہ مغربی عیسائیت کا رنگ تمام عیسائی دنیا پر چھا گیا۔ اور بجائے حقیقی دین پر عمل کرنے کے عیسائی زیادہ تر حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے بت بنا بنا کر پوجنے لگے۔ ایک اسرائیلی نبی کا اس طرح کھلم کھلا بت پرستی کا موضوع بن جانا تاریخ انبیاء علیہم السلام کا ایک بہت ہی نمایاں حادثہ

مقالہ

اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقدمہ کے ان دونوں پہلوؤں کو لیا ہے۔ اور ایک طرف تو یہودیوں کے اتہامات سے آپ کو بری فرمایا ہے تو دوسری طرف خود آپ کے پیروؤں کے توہمات سے آپ کو بری الذمہ قرار دیا ہے۔ دنیا کے پردہ پر اس وقت قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے۔ جس کے آئینہ میں ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی صحیح پیغمبرانہ صورت دیکھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی ذات کے متعلق جتنی جتنی غلط فہمیاں دشمنوں اور دوستوں نے پھیلائی ہوئی ہیں ایک ایک کو لیا ہے اور ایک ایک کی تردید فرمائی ہے۔

یہودیوں نے جو بہتان آپ پر باندھے ان میں سے دو بڑے اہم ہیں ایک کا تعلق آپ کی پیدائش سے ہے اور دوسرے کا تعلق آپ کی وفات سے ہے۔ پیدائش کے متعلق تو یہودیوں نے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہ پر نعوذ باللہ ایسا سخت اتہام باندھا کہ کسی ذلیل سے ذلیل عورت پر بھی ایک شریف انسان باندھنے سے ہچکچاتا ہے۔ قرآن کریم نے یہودیوں پر اپنے عذاب کے اسباب میں سے ایک سبب اس بہتان کو بھی بیان کیا ہے۔ اور وہ اسکو بہتانِ عظیم کے نام سے نامزد کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

وقولھم علیٰ مریم بھتاناً عظیماً

یعنی یہودیوں پر عذاب کا باعث ان کا یہ قول بھی ہوا ہے کہ وہ حضرت مریم صدیقہ پر بہتان عظیم باندھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ایک جگہ نہیں بلکہ کئی جگہ مختلف پیرایوں میں یہودیوں کے اس بہتان کی تردید کی ہے اور حضرت مریم صدیقہ کی عفت وعصمت پر شہادت دی ہے بلکہ ایک جگہ تو یہاں تک فرمایا ہے۔

یامریم ان اللہ اصطفاک وطھرک واصطفاک علیٰ نساء العالمین

اے مریم یقیناً اللہ تعالےٰ نے تجھے چن لیا ہے اور تجھے پاک کردیا ہے اور تمام عالموں کی عورتوں پر تجھے برگزیدہ کیا ہے۔

پھر قرآن پاک نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ کے پاک خطاب سے نوازا ہے۔ جتنا یہودیوں نے آپ کو بدنام کرنے اور نعوذ باللہ ذلیل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اتنا ہی اللہ تعالےٰ نے آپ کی زیادہ سے زیادہ صفائی فرمائی ہے۔ اور آپ کا مرتبہ اتنا ہی زیادہ سے زیادہ بلند بیان فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ بعض عیسائی پادریوں نے اس سے تمام انبیاء علیہم السلام پر ہی نہیں بلکہ حضرت ختمی مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی از روئے قرآن آپ کی فوقیت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اپنے بت پرستانہ خیالات کی تائید چاہی ہے۔ وہ اس بات کو فراموش کرجاتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی یہ صفات اس لئے نمایاں طور سے بیان کی ہیں کہ یہودی آپ پر اور آپ کی والدہ عفیفہ پر پلید اتہام لگاتے تھے۔ دراصل یہ صفات وہی ہیں جو تمام عباد الرحمٰن میں موجود ہوتی ہیں۔ لیکن چونکہ یہودیوں کی زبان درازیاں آپ کی نسبت ہی تھیں اس لئے آپ کی صورت میں ان کا ذکر کرنا ضروری تھا۔ جس طرح مثلاً عدالت میں اس نیک شخص کی ہی نیک چلنی پیش کی جاتی ہے۔ جس پر الزام لگایا گیا ہو۔ نہ کہ تمام نیک انسانوں کی۔ آپ کا چونکہ مقدمہ عدالت میں پیش تھا۔ اس لئے آپ کے متعلق واضح طور پر ان باتوں کو پیش کیا گیا ہے۔ چونکہ یہودی آپ کو ایک طرح سے نعوذ باللہ کلمۃ الطاغوت کہتے تھے قرآن کریم نے فرمایا یہ جھوٹ ہے آپ تو کلمۃ اللہ ہیں آپ تو عباد مکرمون میں سے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

پھر یہودیوں کا دوسرا بہتان عظیم آپ کی وفات کے متعلق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے نعوذ باللہ آپ کو تورات کے قانون کے مطابق گویا صلیب پر مصلوب کرکے قتل کردیا تھا۔ اور اس طرح آپ کی وفات عباد الرحمٰن کی وفات نہیں تھی۔ بلکہ نعوذ باللہ لعنتیوں کی وفات تھی۔

قرآن کریم میں ہے

وقولھم انا قتلنا المسیح ابن مریم رسول اللہ

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہودیوں پر اس لئے بھی ہم نے بجلیوں کا عذاب نازل کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہم نے تو حضرت عیسےٰ ابن مریم علیہ السلام کو قتل کردیا ہے۔ یعنی صلیب کی لعنتی اور ذلت آمیز موت سے مارا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی صاف صاف لفظوں میں تردید کی اور فرمایا۔

وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ

یعنی یہودیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یقیناً قتل نہیں کیا جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔ ہم پہلے الفضل میں تفصیل سے اس امر پر بحث کرچکے ہیں۔ اور دکھا چکے ہیں کہ یہودیوں کا یہ الزام آپ کو مصلوب کرکے قتل کرنا تھا۔ جو تورات کے مطابق لعنتی موت تھی۔ لیکن اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہ سراسر جھوٹا بہتان ہے۔ آپ کی موت خدا تعالےٰ سے دور لے جانے والی یعنی لعنتی نہیں تھی بلکہ رفع الی اللہ والی یعنی اللہ تعالےٰ سے نزدیک کرنے والی ہوئی ہے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے یہودیوں کے دونوں الزاموں کی تردید کرکے یہودیوں کے مواخذہ سے آپ کو بالکل بری قرار دیا ہے۔ (باقی)

محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

احراری مولوی اور ان کے نادان دوست پے بہ پے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہی بہتانِ عظیم باندھے چلے جاتے ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام نے خاتم النبیین سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعوذ باللہ توہین کی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف اس زمانہ میں بلکہ جو محامد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نثر ونظم عربی فارسی اور اردو میں بیان فرمائے ہیں۔ گزشتہ تیرہ سو سال میں کسی نے بیان نہیں کئے۔ یہی نہیں بلکہ ہم تو یہاں تک کہنے کو تیار ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جو نعت آپ نے بلند کئے ہیں ایک دو نہیں بلکہ آپ کے تمام نعت گویاں کی مجموعی نوا سرائیوں سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ اور ان پر ایک خاص دینی امتیازی فوقیت رکھتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کے توحید باری تعالےٰ اور اپنے آقا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بھرے ہوئے اور دینی صداقت سے مملو اشعار اکثر آپ کے اور احمدیت کے شدید ترین دشمنوں کی زبانوں پر بھی جاری ہوجاتے ہیں۔ ہمیں اس کی کئی مثالیں یاد ہیں۔ آج ایک تازہ مثال ملاحظہ فرمائیے۔

احراریوں کے سہ روزہ ترجمان "آزاد" کی اشاعت ۲۹ دسمبر ۱۹۵۰ء کے صفحہ ۲ پر "حضور سرورِ کونین رحمۃ للعالمین کی تشریف آوری" کے زیر عنوان ایک مقالہ شائع ہوا ہے۔ اس میں مقالہ نگار فرماتے ہیں۔

> علاوہ ازیں علمائے کرام نے حضور کی جو تعریف کی ہے وہ آپ کے اسوۂ حسنہ اور علم الحدیث سے ماخوذ ہے۔ ورنہ حضور علیہ السلام کی تعریف یہی ہے کہ
>
> اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
> محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

یہ شعر جس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی "یہی تعریف" فرمایا گیا ہے مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور ومعروف نعت سے لیا گیا ہے۔ جو حضور علیہ السلام نے لیکھرام کے انتباہ کے لئے لکھی تھی اس کے چند اشعار اور ملاحظہ فرمائیے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم ۲ پر)

اسلام سربلند ہوتا ہے

مسلمانوں کے عروج و زوال اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے متعلق

فرمودۂ رسولؐ

(۳)

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری

پیغمبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں انتہائی مخالف حالات میں اسلام کے عروج و اقبال کی بشارات دی ہیں اور وہ حرف بحرف پوری ہوئیں وہاں آپ نے یہ بھی بتایا کہ اسلام دوبارہ غربت میں چلا جائے گا یہانتک کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا دور شروع ہو جائے۔ آپ کی بعثت منہاجِ نبوت پر ہوگی اور آپ کے ہاتھ سے اسلام غربت سے نکل کر دوبارہ عروج و اقبال پر پہنچنا شروع ہوگا۔ اس بات کا ذکر آگے ہو چکا ہے کہ جب پیغمبر صادق کی پہلی دو باتیں درست ثابت ہوئی ہیں آخر کیا وجہ ہے کہ یہ آخری بات درست ثابت نہ ہو؟

اب ایک ترتیب کے ماتحت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئیاں درج کی جاتی ہیں۔ سب سے پہلے اسلام کے عروج و اقبال کی بشارات ہیں۔ اس کے بعد اسلام پر دوسری غربت وارد ہونے کی پیشگوئیاں اور آخر میں اسلام کے دوبارہ عروج کی بشارات کا ذکر ہوگا۔

اسلام کے عروج و اقبال کی بشارات

مکی زندگی میں جب کفار مکہ کے مظالم انتہا پر پہنچ گئے تو صحابہ کرام نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ اعداء حق کے ظلم و جور کی حد ہو گئی۔

"آپ ہمارے لئے دعا نہیں کرتے؟ فرمایا تم سے پہلے ایسے لوگ گذر چکے ہیں کہ ظالموں نے ان کو گڑھا میں کھڑا کر کے آرہ سے چیر دیا۔ مگر اس پر بھی انہوں نے دین حق سے منہ نہ موڑا اور بسا اوقات ایسا ہوا کہ حق پرستوں کی کھالوں پر لوہے کی کنگھیاں پھیرائی گئیں۔ جو گوشت کو ہڈی اور پٹھے سے جدا کر دیتی تھیں۔ لیکن اس کو بھی انہوں نے سہہ لیا اور دین حق سے روگردانی نہ کی۔ خدا کی قسم دعوت اسلام کا جو کام شروع ہو چکا ہے وہ پورا ہو کر رہے گا یہانتک کہ وہ وقت قریب ہے جب یمن سے حضر موت تک ایک سوار چلتا چلا جائے گا اور بجز اللہ کے اور کسی کا خوف اس کے دل میں نہ ہوگا۔ (یعنی راہ میں ہر جگہ صرف مسلمان ہی ہوں گے کوئی غیر نہ ہوگا جو حملہ کرے یا لوٹے) لیکن میں کیا کروں کہ تم لوگ جلدی کرنے ہو۔"

(بخاری باب علامات النبوت)

امن و اسلام کی پیشگوئی

حضرت امام بخاریؒ باب علامات النبوت میں ایک دوسری حدیث عدی بن حاتم کی بھی لائے ہیں۔ فرمایا:۔

"عدی کیا تم نے شہر حیرہ دیکھا ہے ——

اگر تم جیتے رہے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے کہ حیرہ سے ایک پردہ نشین عورت تن تنہا سفر کر کے آئے گی اور اس تمام سفر میں اللہ کے سوا کوئی چیز اس کے لئے موجب خوف نہ ہوگی اور قریب ہے کہ مسلمانوں کے لئے کسریٰ کے خزانے کھول دئیے جائیں۔"

عدی بن حاتم ضبط نہ کر سکے۔ حیران ہو کر پوچھا کون کسریٰ؟ کسریٰ بن ہرمز شہنشاہ ایران۔ فرمایا ہاں وہی اور کون؟

اگر تم زندہ رہے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے مسلمانوں کی دولت مندیوں کا یہ حال ہوگا کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا لے کر نکلے گا کہ کسی مسکین کو دیدے مگر کوئی لینے والا نہ ملے گا۔ سب آسودہ حال ہوں گے۔

عدی کہتے ہیں کہ میں زندہ رہا اور پہلی بات آنکھوں سے دیکھ لی یعنی ایک ہودج نشین عورت حیرہ سے چلی۔ یہانتک کہ اس نے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ اللہ کے سوا اُسے کسی کا ڈر نہ تھا۔ رہی دوسری بات تو میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے فتح ایران کے بعد کسریٰ کا خزانہ کھولا۔ آخری بات (یعنی قومی دولت کی اس قدر فراوانی کہ مسلمانوں کی آبادیوں میں صدقہ لینے والا مسکین نہ ملے) تو اگر تم زندہ رہے تو اسے بھی دیکھ لو گے۔

فتوحاتِ عظیمہ کی اطلاع

غزوۂ خندق کے موقعہ پر جب تمام عرب مدینے کو گھیرنے کے لئے امڈا چلا آرہا تھا اور مسلمان زندگی اور موت کے دوراہے پر کھڑے تھے۔ اس وقت مدینہ کے دفاع کے سلسلہ میں خندق کھودتے ہوئے ایک پتھر حائل ہو گیا۔ کدال پر کدال چلتی رہی۔ نہ ٹوٹنا تھا نہ ٹوٹا۔ صحابہ کرام جب عاجز آگئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے۔ کدال ہاتھ میں لی اور پتھر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئیے۔ آپ نے تین ضربیں ماری تھیں اور ہر ضرب کے بعد ایک چنگاری سی اڑتی تھی۔ اور آپ ہر بار نعرہ لگاتے تھے۔

وتمت کلمۃ ربک صدقاً وعدلاً

لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم

(انعام ۱۴) اور تیرے پروردگار کی باتیں سچائی اور انصاف سے پوری ہوئیں۔ اس کی باتیں اٹل ہیں ان کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ وہی سمیع و علیم خدا ہے

بعض صحابہ نے حقیقت دریافت کی۔ فرمایا:۔

"جب میں نے پہلی ضرب ماری تو کسریٰ کے شہر اور ان کے اردگرد میرے سامنے کر دیئے گئے۔ یہانتک کہ میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے ان کو دیکھا۔" حاضرین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! دعا کیجئے کہ وہ فتح ہوں۔ آپؐ نے دعا فرمائی۔ پھر فرمایا۔ دوسری ضرب میں قیصر کے شہر اور اس کے اردگرد کے مقامات دیکھے۔ حاضرین نے پھر عرض کی کہ یارسول اللہ ان کی فتح کی بھی دعا فرمائیے آپؐ نے دعا کی۔ پھر ارشاد ہوا کہ تیسری ضرب میں حبشہ کے شہر اور گاؤں نگاہوں کے سامنے آئے فرمایا۔ حبشہ والے جب تک تم سے تعرض نہ کریں۔ تم بھی تعرض نہ کرو اور ترکوں کو اس وقت تک چھوڑ دو۔ جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں۔

(سنن نسائی کتاب الجہاد)

دنیا کے خزائن ملنے کی پیشگوئی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"مجھے "جوامع الکلم" کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔ مجھے دشمنوں پر رعب و دبدبہ سے نصرت دی گئی۔ پس ایک دن اسی حال میں میں سو رہا تھا میرے پاس دنیا کے خزائن کی کنجیاں لائی گئیں۔ اور میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں۔"

حضرت ابوہریرہؓ اس حدیث کو بیان کر کے فرماتے ہیں کہ تم نے دیکھا کہ تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو لیکن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

(بخاری باب الحور العین)

حضرت ابوہریرہؓ ہی سے ایک دوسری روایت آگے چل کر اسی باب میں امام بخاری لاتے ہیں فرمایا کہ:۔

"کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا۔ اور قیصر بھی ہلاک ہوگا اور اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اور ان کے خزانے خدا کی راہ میں ایک دن تقسیم کئے جائیں گے۔"

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ سراقہ کو مخاطب ہو کر فرمایا

"اے سراقہ میں تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے سونے کے کنگن دیکھتا ہوں۔"

کسریٰ کے سونے کے کنگن جب لائے گئے تو حضرت عمر فاروقؓ نے سراقہ کے ہاتھ میں وہ کنگن پہنائے۔

مشرقی اور مغربی ممالک پر اسلامی حکومت

مسلم ابوداؤد اور ترمذی کی ایک حدیث درج ذیل ہے:۔

میرے رب نے میرے لئے ساری دنیا کو سمیٹ کر میرے سامنے رکھ دیا اور مجھے اس کے مشرقی ممالک اور اس کے مغربی ممالک دکھائے گئے۔ میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی۔

مجھے دو خزانے دئیے گئے ایک سُرخ اور دوسرا سفید۔"

(مشکوٰۃ باب فضائل النبیؐ حدیث نمبر ۱۱۹۰)

اس بشارت کے مطابق ابھی ایک صدی بھی نہ گذری تھی کہ مسلمان مشرق میں سندھ سے لے کر مغرب میں سپین تک کے حاکم بن گئے اور کچھ حصہ فرانس بھی ان کے قبضہ میں رہا۔ سُرخ و سفید خزانوں سے مراد دنیا کی مشرقی اور مغربی قوموں کے نیک لوگ ہیں۔

سازو سامان کی بشارت

حضرت جابر کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور دریافت کیا کہ کیا قالین ہے؟ عرض کی کہ اس حال غربت میں ہمارے پاس قالین کہاں؟۔ ارشاد فرمایا۔ عنقریب تم قالینوں اور عمدہ فرشوں پر بیٹھو گے۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ وہ دن بھی آیا جب ہم قالینوں پر بیٹھے۔ اب جب میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں کہ قالین ہٹا دو تو وہ کہتی ہیں کہ یہ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی جو پوری ہو رہی ہے۔

(بخاری باب علاماتِ نبوت)

عام فتوحات کی پیشگوئی

کتب احادیث میں عام فتوحات کی پیشگوئیاں بڑی کثرت سے ملتی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عنقریب تمہارے لئے بڑے بڑے شہر بڑی کثرت سے فتح ہوں گے۔"

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد حدیث نمبر ۶۲)

ان عام فتوحات کے سلسلہ میں چند بشارات درج ذیل ہیں:۔

(۱) فرمایا مسلمانو: تم عنقریب قسطنطنیہ فتح کرو گے۔ مدائن تمہارے ہاتھوں میں آئیگا۔ قیصر و کسریٰ کے خزانے تمہارے دست تصرف میں ہوں گے۔ مصر تمہاری حکومت میں داخل ہوگا۔"

(صحیح بخاری باب علامات النبوت فی الاسلام میں روایات درج ہیں)

(۲) تم لوگ جزیرہ عرب میں لڑو گے اور خدا فتح دے گا۔ پھر فارس سے لڑو گے اور فتح ہوگی۔ پھر روم سے لڑو گے اور فتح ہوگی۔"

(صحیح مسلم کتاب الفتن)

(۳) یمن فتح کیا جائیگا تو لوگ اپنی سواریوں کو

(باقی صفحہ ۶ پر)

سفر قادیان دارالامان

درویشان قادیان سے ملاقات - مقامات مقدسہ کی زیارت - واپسی کا رقت انگیز منظر

(نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پاکستان کے ۷۹ احمدی افراد کو (جن میں ایک درجن مستورات بھی شامل ہیں) اپنے مقدس مذہبی اجتماع یعنی قادیان کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

(ویسے تو حکومت کی طرف سے اس موقعہ پر قادیان جانے والوں کی تعداد ایک سو مقرر کی گئی تھی۔ لیکن تین افراد بعض مجبوریوں کی بنا پر نہ جا سکے)

جن احباب کا نام سلسلے کی طرف سے قادیان جانے کے لئے منظور کیا گیا تھا۔ ان سب کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے (جو اس کام کے نگران اعلیٰ تھے) رجسٹرڈ خطوط کے ذریعہ اطلاع پہنچا دی تھی۔ کہ وہ ۲۴ دسمبر کی شام تک لاہور پہنچ جائیں۔ چنانچہ ان میں سے اکثر اس تاریخ تک لاہور تشریف لے آئے۔ ان کی رہائش اور طعام کا انتظام مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی کوٹھی میں کیا گیا تھا۔ اور اس کے انچارج شیخ محمود الحسن صاحب جنرل سکرٹری جماعت لاہور تھے جنہوں نے خدام الاحمدیہ کی مدد سے اس کام کو سرانجام دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

لاہور سے روانگی

مورخہ ۲۵ دسمبر بروز پیر صبح سوا نو بجے رتن باغ سے لاہور اومنی بس سروس کی تین بسوں میں یہ قافلہ روانہ ہوا۔ قافلہ کے امیر مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت لاہور تھے۔ جو بس ع۱ میں سوار تھے۔ اور ان کے ماتحت بس ع۲ کے انچارج مکرم میاں عطاء اللہ صاحب وکیل امیر جماعت راولپنڈی۔ اور بس ع۳ کے انچارج مکرم چوہدری محمد عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت کراچی تھے۔ اس موقعہ پر الوداع کرنے کے لئے بہت سے احباب جمع تھے۔ روانگی سے پیشتر زائرین کو چائے کا ناشتہ کرایا گیا، پھر حضرت مولانا راجیکی صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور پریس فوٹو گرافر نے فوٹو لئے۔ روانگی کے وقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی رقم فرمودہ ضروری ہدایات کی ایک ایک کاپی تمام زائرین کو دے دی گئی۔ ان ہدایات میں امیر قافلہ کی اطاعت کرنے کے علاوہ اس امر کی خاص طور پر نصیحت کی گئی تھی۔ کہ اس مقدس سفر کے دوران میں اپنے دلوں کی نیت کو پاک و صاف رکھنا چاہیئے۔ اور دعاؤں پر خاص زور دینا چاہیئے۔ "تاکہ خدا تعالیٰ اس سفر کو نہ صرف آپ کے لئے اور نہ صرف اہل قادیان کے لئے بلکہ تمام جماعت کے لئے اور احمدیت اور اسلام کے لئے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنا دے" چنانچہ ارکان قافلہ نے روانہ ہوتے ہی دعائیں شروع کر دیں اور سفر کا زیادہ سے زیادہ وقت دعاؤں میں گذارا۔

ہندوستان میں داخلہ

جب قافلہ واہگہ کی سرحد پر پہنچا۔ تو شیخ محمود الحسن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت لاہور اور شیخ نذیر احمد صاحب کے علاوہ خان محمد شفیع خاں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاہور بھی قافلہ کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ ضروری امور کی سرانجام دہی کے بعد پونے بارہ بجے قافلہ کے ارکان پیدل ہندوستان کی سرحد میں داخل ہوئے۔ امرتسر کے ڈپٹی کمشنر سردار بہادر سردار نریندر سنگھ صاحب نے ہندوستان کی طرف سے قافلہ کا خیر مقدم کیا۔ پریس فوٹو گرافر نے آپ کی معیت میں قافلہ کی تصویر لی۔ آپ کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد امرتسر تشریف لے گئے۔

ہندوستانی سرحد پر قادیان کے دو درویش چوہدری فضل الٰہی صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار بھی درویشان قادیان کی نمائندگی میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن سے مل کر قافلے کا ہر رکن غیر معمولی خوشی محسوس کر رہا تھا۔

ڈی سی صاحب امرتسر کے جانے کے بعد قافلہ بسوں میں سوار ہو کر ہندوستان کسٹم آفس کے آگے رکا جو سرحد سے تھوڑے فاصلے پر کاہن گڑھ نامی گاؤں کے قریب واقع ہے۔ سامان وغیرہ کی تلاشی ہونے کے بعد ایک بجکر بیس منٹ پر انڈین پولیس کے حفاظتی دستے کے ہمراہ قافلہ روانہ ہوا۔ پونے دو بجے امرتسر میں سے گزرا اور پونے تین بجے بٹالہ پہنچ گیا۔ یہاں پر بھی چند درویش استقبال کے لئے موجود تھے۔

بٹالہ سے روانگی

چند منٹ بٹالہ ٹھہرنے کے بعد قافلہ سری گوبند پور والی سڑک کے راستے سے قادیان روانہ ہوا۔ نہر کی پل کے موڑ پر اسے کچھ رکنا پڑا۔ کیونکہ نہر کی پٹڑی کا دروازہ بند تھا۔ جب یہاں سے قافلہ روانہ ہوا۔ تو چند منٹ بعد ہی منارۃ المسیح نظر آنے لگا۔ اسی وقت امیر قافلہ کے ارشاد پر اجتماعی دعا شروع کر دی گئی۔ جو کافی دیر تک جاری رہی۔ جوں جوں منارۃ المسیح نمایاں نظر آتا تھا۔ اور قادیان کی محبوب بستی قریب آتی جاتی تھی۔ قلوب میں خوشی اور غم کے ملے جلے جذبات سے عجیب کیفیت پیدا ہو رہی تھی۔ جب قادیان اور قریب آ گیا۔ تو محترم درویشان قادیان کا مجمع نظر آنے لگا۔ جو کئی گھنٹوں سے ہمارا منتظر تھا۔

قادیان میں آمد

آخر وہ مبارک ساعت آ گئی۔ جب کہ پانچ بجے ہماری بسیں موضع ریلی کلاں سے مقبرہ بہشتی کی طرف جانے والی سڑک پر باغ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب ٹھہر گئیں۔ درویشان قادیان نے اھلاً و سھلاً مرحبا کہہ کر ہمارا خیر مقدم کیا۔ مقامی جماعت کے امیر محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے آگے بڑھ کر امیر قافلہ شیخ بشیر احمد صاحب سے مصافحہ اور معانقہ کیا۔ اس موقعہ پر حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب آف سکندر آباد دکن اور ہندوستان سے تشریف لانے والے متعدد دیگر احباب بھی موجود تھے۔ قادیان کے بعض ہندو سکھ اصحاب بھی آئے ہوئے تھے۔

چونکہ نماز کا وقت بہت تنگ ہو رہا تھا۔ اسلئے بسوں سے اترتے ہی قافلے نے حضرت مولانا راجیکی صاحب کی اقتداء میں اسی جگہ نماز ظہر و عصر ادا کیں۔ نماز کے بعد ارکان قافلہ نے باری باری تمام مقامی احباب سے مصافحے کئے۔ پھر یہ سارا مجمع مقبرہ بہشتی میں اپنے آقا و مطاع سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر حاضر ہوا۔ وہاں بڑے درد۔ رقت اور سوز کے ساتھ لمبی دعا کرنے کے بعد قافلہ دار المسیح میں داخل ہوا۔

قادیان سے روانگی کا رقت انگیز منظر

مورخہ ۳۰ دسمبر بروز ہفتہ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد قافلے کے ارکان کا مسجد مبارک میں درویشان قادیان اور ہندوستان کے احمدی احباب سے تعارف اور ملاقات کا انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ مسجد کے مغربی حصے میں ارکان قافلہ لائن میں کھڑے ہو گئے۔ ہندوستانی احباب اور درویشان کرام باری باری لائن کے ساتھ ساتھ گذرتے چلے جاتے اور ہر دوست سے ملاقات کرتے جاتے۔ ملاقات اور تعارف کے بعد پاکستانی زائرین سفر کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ بسوں پر سامان لدوانے کے بعد سوا نو بجے قافلے کے ارکان اور مقامی احباب سب مقبرہ بہشتی میں جمع ہو گئے۔ یہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر لمبی الوداعی دعا کی گئی۔ پھر قافلے کی روانگی تک ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ سب احباب ایک دوسرے سے بغلگیر ہو رہے تھے۔ مگر اس حالت میں کہ آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں تھے۔ جانے والے اپنی محبوب بستی اور اسی بستی میں رہنے والے خوش قسمت اور محترم درویشوں کی جدائی سے غمگین تھے اور رہنے والوں کو یہ احساس تڑپا رہا تھا کہ

ہمیں نصیب فقط اس کے در کی دربانی
مگر ہے جلوہ کناں زینت مکاں تم میں

غرض یہ محبت۔ اخلاص اور درد سے بھری ہوئی ملاقاتیں جاری رہیں۔ حتیٰ کہ دس بجکر پچپن منٹ پر اجتماعی دعا کے بعد بسیں روانہ ہو گئیں۔ جبکہ قافلہ کا ہر رکن پرنم آنکھوں کے ساتھ دعاؤں میں مصروف تھا۔ اور درویش اشکبار آنکھوں کے ساتھ بڑے درد اور رقت کے ساتھ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

کہ ہم بھی کرتے ہیں دعا اور آپ بھی مانگا کریں
جلد شہ قادیان تشریف لائیں قادیان

الغرض قافلہ روانہ ہو گیا اور قادیان اور اس کے درویش آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ حتیٰ کہ نہر عبور کرتے ہوئے قادیان کی آخری جھلک یعنی منارۃ المسیح بھی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ سوا بارہ بجے قافلہ بٹالہ کی سڑکوں کو عبور کر رہا تھا۔ اور دو بجے امرتسر سے گذرتا ہوا سرحد پر پہنچ چکا تھا۔ چار پانچ درویش سرحد تک چھوڑنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہاں تمام ارکان قافلہ کے لئے چائے کا انتظام فرمایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ چائے سے فارغ ہو کر اس جگہ ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ چار بجے انڈین کسٹم آفس کے ارکان نے ہمارے سامان کی تلاشی لینا شروع کی۔ یہ تلاشی کتنی کڑی تھی۔ اور کتنی صبر آزما؟ اسی سلسلے میں امیر قافلہ کا بیان اخبارات میں شائع ہو ہی چکا ہے۔ مختصر یہ کہ دو بجے ہم سرحد پر پہنچے اور ساڑھے پانچ بجے تک بمشکل ایک بس کی مکمل اور دوسری بس کی ادھوری تلاشی ختم کی گئی۔ اور اس امر کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا کہ شاید قافلہ کو رات سرحد پر ہی گذارنی پڑے کیونکہ دونوں ملکوں کے سرحدی پھاٹک ۵½ بجے داخلہ کے لئے بند ہو جاتے ہیں۔ آخر امرتسر کے ڈی۔ سی صاحب کی مداخلت سے یہ کٹھن مرحلہ کسی نہ کسی طرح ختم ہوا۔ لیکن اس وقت دونوں طرف کے سرحدی پھاٹک داخلہ کے لئے بند ہو چکے تھے۔ اور مغرب کا وقت ہو رہا تھا۔ آخر دو گھنٹوں کی خاص کوشش کے بعد یہ مرحلہ بھی طے ہوا۔ اور رات کے آٹھ بجے قافلہ پاکستان کی سرحد میں داخل ہوا۔ اس جگہ متعدد احباب دوپہر سے ہمارا انتظار کر رہے تھے اور بہت تشویش میں تھے۔ آخر پاکستانی سرحد پر ضروری امور سرانجام پانے کے بعد ٹھیک پونے دس بجے یہ قافلہ شیخ بشیر احمد صاحب امیر قافلہ کی کوٹھی پر پہنچا۔ جہاں پر قافلے کی رہائش اور کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور اس طرح قادیان کا یہ بابرکت سفر ختم ہوا۔

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے تیسری بچی ۲۵ دسمبر ۵۰ء کو عطا کی۔ احباب اکرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادمہ دین صالحہ عمر دراز کرے (سید محمد سلیم دار التجلید اردو بازار لاہور)

۲۔ ۲۵ دسمبر ۵۰ء کو خداوند کریم نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ خداوند کریم نومولود کو لمبی عمر عطا فرماوے اور خادم سلسلہ بنائے۔ (مرزا عبد السمیع حنیفی)

برادران اسلام غور فرمائیں!

ہمارے قائد اعظم کی کامیابی کا تمام تر راز اس حقیقت میں پنہاں تھا۔ کہ آپ نے فروعی اختلافات کی بے شمار راہوں میں بھٹکنے والے مسلمانوں کو کامل سیاسی اتحاد کے ذریعہ جادۂ مستقیم پر گامزن کیا۔ آپ نے مختلف فرقوں کے درمیان عقائد کے اختلافات، کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے سیاسی لحاظ سے ایک ایسے اتحاد کی بنیاد ڈالی کہ وہی مسلمان جو گروہ در گروہ ہو چکے تھے۔ ایک بار پھر اغیار کو بنیانٌ مرصوص کی مانند نظر آنے لگے۔ اگر خدا نخواستہ آپ بھی عقائد کے بے پناہ اختلافات میں الجھ جاتے تو پھر اس برصغیر کے مسلمانوں کا یوم نجات نہ جانے کتنی صدیوں دور آگے جا پڑتا۔ کیونکہ ہماری بد قسمتی سے یہ اختلافات اسی طرح ان گنت ہیں۔ جس طرح کے آسمان کے تارے یا سر کے بال۔ جو بنیادی عقائد مسلمہ طور پر سب فرقوں میں مشترک تھے۔ آپ نے انہیں دفع نفاق کے لیے اساس بنا کر جملہ فرقہائے اسلام کو اتحاد کی دعوت دی۔ اگر آپ اتحاد کی اساس اختلاف عقائد کے یکسر استیصال پر رکھتے "کامیابی تو الگ رہی۔ نتیجہ تباہی کی شکل سے ظاہر ہوتا۔ پس آپ نے اختلافات کی آگ بڑھکانے والوں کا نہائت جرأت اور پامردی سے مقابلہ کیا۔ اور مسلم لیگ میں کسی ایک موقعہ پر بھی اس بات کی نوبت نہ آنے دی کہ فروعی اختلافات کا فتنہ سر اٹھا کر آپ کے مقصد کو ناکام بنائے۔ جہاں تک ایمان کا تعلق تھا۔ آپ نے اقرار باللسان کو کافی سمجھا۔ اور ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا۔ اُسے سیاسی رشتۂ اتحاد میں بلا تامل منسلک کر لیا۔ حتیٰ کہ قادیانیوں کے بارے میں بھی آپ نے کسی ایک کی نہ سنی اور ان کو بھی اس بات کی بخوشی اجازت دی۔ کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو کر اس سیاسی اتحاد کو مضبوط بنائیں جو عقائد کے فروعی اختلافات کی بدولت کالعدم ہو چکا تھا۔ چنانچہ جب مولانا عبد الحامد صاحب بدایونی نے قادیانیوں کے لئے لیگ کے دروازے بند کرنے چاہے تو قائد اعظم نے انہیں فوراً روک دیا۔ اور آل انڈیا مسلم لیگ کی جنرل کونسل کے بھرے اجلاس میں حضرت مولانا کو اپنی قرارداد واپس لینی پڑی۔ اس قرارداد کا واپس کیا جانا اپنے اندر ایک تاریخی حیثیت رکھتا تھا۔ اس نے دنیا کو دکھا دیا۔ کہ وہی مسلمان جو ایک دوسرے کے در پے آزار تھے آج قائد اعظم کے سیاسی ہاتھ پر اس طرح متحد ہو چکے ہیں۔ کہ اب نفاق کی بڑی سے بڑی ترغیب بھی رنگ نہیں لا سکتی۔

قائد اعظم جانتے تھے۔ کہ اگر آج لیگ کے دروازے قادیانیوں پر بند کر دیئے گئے۔ تو پھر اختلاف عقائد کی بناء پر اخراج کا معاملہ رک کے بھی نہ رک سکے گا۔ کیونکہ تکفیر بازی تو ہمیشہ سے ہی مولوی کا مرغوب ترین مشغلہ رہا ہے شاید ہی کوئی نیک بخت ایسا ہو۔ جو حملۂ تکفیر کی زد سے محفوظ رہا ہو۔ قادیانی الگ ہوئے تو کل شیعوں کو خارج کیا جائے گا۔ پھر بریلوی اور وہابی کے جھگڑے سر اٹھائیں گے۔ اور ہوتے ہوتے مسلم لیگ ایک ایسا حمام بن جائے گی۔ جس میں سب ہی ننگے نظر آئیں گے۔ چنانچہ قائد اعظم کی خداداد فراست اور سیاسی بصیرت اس انتہائی خطرناک اقدام کے ضرر کو فوراً بھانپ گئی۔ اور آپ نے بروقت مداخلت کر کے نفاق کے اس آخری دروازے کو بند کر دیا۔ کہ جو عجلت بین نگاہوں سے اوجھل ہو رہا تھا۔ قائد اعظم کا قائم کردہ اتحاد جب پھل لایا۔ تو اپنے اور پرائے سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہ دنیا کے نقشہ پر ایک نئی اسلامی مملکت آئی ہے۔ اور ہر ملک اور ہر قوم سے اپنی ہستی کو منوا رہی ہے۔ سچ یہ ہے کہ اس سیاسی اتحاد کی بدولت ایک مقتدر اسلامی مملکت ہی عالم وجود میں نہیں آئی۔ بلکہ روئے زمین پر اسلامی سربلندی کے امکانات روشن ہو گئے۔ یہ کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ عین اس حال میں جب دنیائے اسلام پاکستانی مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کی بناء پر اپنی رستگاری کی امیدیں لگائے بیٹھی ہے نفاق و انشقاق کے وہی جراثیم ہمارے درمیان پھر سرائیت کرتے جا رہے ہیں۔ کہ جن کے مہلک اثرات سے قائد اعظم نے ہمیں نجات دلائی تھی۔ کہیں شیعہ سنی کے اختلافات رونما ہیں تو کہیں بریلوی اور وہابی کے جھگڑے سر اٹھا رہے ہیں۔ اور احرار نے تو قادیانیوں کے خلاف علم جہاد ہی بلند کر دیا ہے۔ یہ صورت حالات انتہائی خطرناک ہے۔ قائد اعظم نے تخریب کی۔ جن راہوں کو بند کر دیا تھا۔ ہم نے انہیں اپنے اوپر پھر کھول لیا ہے۔ جہاں قائد اعظم نے اسلام کے بنیادی عقائد کو جو تمام فرقہائے اسلام میں مشترک ہیں۔ دفع نفاق کے لئے اساس بنایا تھا۔ وہاں آج بعض عناصر اختلاف عقائد کے کلی استیصال کو اتحاد کی بنیاد بنا کر ملت کو پھر اُسی تباہی سے دوچار کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کہ جس کی گرفت نے صدیوں تک ملت کو پنپنے کا موقعہ نہ دیا۔

گذشتہ دنوں پنجاب کے مختلف اضلاع سے مخدوش خبریں آتی رہی ہیں۔ جنہوں نے اہل دانش کو یک دفعہ چونکا کر دیا۔ اور بالآخر جہاں تہاں سے ان عناصر کی سرگرمیوں کے خلاف آوازیں اٹھنی شروع ہو گئیں۔ چنانچہ گذشتہ مہینے آل پاکستان شیعہ کانفرنس نے جو ہز ایکسیلینسی راجہ غضنفر علی خان سفیر پاکستان متعینہ ایران کی زیر صدارت لاہور میں منعقد ہوئی تھی۔ متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں حکومت پاکستان پر زور دیا کہ وہ جملہ فرقوں کے جائز مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے پاکستان کے تمام مسلمانوں کو بلا تفریق و امتیاز فرقہ صرف ایک قوم قرار دے۔ پنجاب مسلم لیگ کے سیکرٹری محترم محمد اقبال صاحب چیمہ نے بھی بیرونی خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے نفاق انگیز عناصر کی سرکوبی پر بہت زور دیا ہے۔ اور عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ایسے نفاق انگیز عناصر کو کچلنے میں حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جس نازک موقعہ پر بعض عناصر نے تشتت و افتراق کی آگ بھڑکانے کی کوشش کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ غیر شعوری طور نفاق کی پرانی عادتیں ہی ہم میں عود نہیں کر آئی ہیں بلکہ کسی سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت دشمن ہمارے ناداں دوستوں سے ان کی بے مثال دوستی کا حق ادا کر رہے ہیں باوجود مختلف خطرات کے باوجود ہم میں سے بعض ایسے لوگ ہیں جو فرقہ بازی کی پرانی لعنت کو ہوا دے رہے ہیں۔ اور پھر ہیں بھی وہی لوگ جو قیام پاکستان کے قبل مسلم لیگ میں شامل نہیں تھے۔ کیا یہ صورت حال ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہے؟ کیا تکفیر باز مولویوں کے ہاتھوں اپنی پامالی کی تلخ یادیں ہمارے دماغوں سے محو ہو گئی ہیں۔ جو آج پھر ہم اُن کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔

اگر آج ان حضرات کو تکفیر بازی کا کیچڑ اچھالنے کی اجازت دے دی گئی۔ تو پھر انتشار و تعفن کے سوا اور کیا نتیجہ نکلے گا۔ کیونکہ جہاں تک کفر کے فتوؤں کا تعلق ہے۔ تو اس سے کوئی بھی نہیں بچا۔ نہ ظفر الملت والدین حضرت مولانا ظفر علی خان نہ امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری بچے۔ اور نہ مولوی حبیب الرحمٰن۔ اس سے نہ علمائے بریلی بچے اور نہ علمائے دیوبند محفوظ رہ سکے۔

حالانکہ مذہبی طور پر ملت اسلامیہ کا کوئی گروہ اور فرقہ ایسا نہیں ہے۔ جس پر کفر و ارتداد کا فتوےٰ نہ لگا ہو۔ یہاں تک کہ مفتیان عرب شریف بھی اس ثواب میں برابر کے شریک ہیں۔

(منقول از رفتار زمانہ لاہور مورخہ ۸ اپریل ۱۹۵۰ء)

النـاشر:- مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ

اسلام سربلند ہوتا ہے بقیہ صفحہ

ہنکاتے ہوئے اور اہل و عیال اور جوان کا کہا مانیں گے ان کو وہاں لے جائیں گے۔ حالانکہ مدینہ کا قیام ہی ان کے لئے بہتر ہوتا اگر وہ جانتے۔

(صحیح مسلم کتاب الحج)

یہ پیشگوئی بعد میں حرف بحرف پوری ہوئی

(۴) عنقریب تم لوگ شام کی طرف ہجرت کرو گے تعدہ تمہارے لئے فتح کر دیا جائے گا۔

(مسند ابن حنبل روایت معاذ)

(۵) عراق فتح ہوگا لوگ وہاں بھی اپنی سواریوں کو ہنکاتے ہوئے اہل و عیال کو لے کر آئیں گے۔ حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر تھا اگر وہ سمجھتے۔

(صحیح مسلم کتاب الحج)

(۶) تم عنقریب مصر فتح کرو گے۔ جہاں کا قیراط مشہور ہے۔ جب اس کو فتح کرو تو وہاں کے باشندوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنا۔ کیونکہ تمہارے اور اُن کے درمیان (حاجرہ مصری کے باعث) تعلق اور رشتہ ہے۔

(صحیح مسلم باب الوصیت باہل مصر)

(۷) مندرجہ ذیل پیشگوئی میں آپ نے اپنی زبان قدسی بیان سے ہندوستان میں اسلام کے داخل اور غالب ہونے کی خوشخبری سنائی آپ نے فرمایا۔

"میری امت کے دو گروہ ہیں جن کو خدا تعالےٰ آتش دوزخ سے بچا لے گا ایک وہ جو ہندوستان کے غزوہ میں شریک ہوگا۔"

(نسائی کتاب الجہاد)

دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ "رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے ہندوستان کے غزوہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ تو اگر میں نے وہ زمانہ پایا تو اس کی راہ میں اپنا جان و مال قربان کر دوں گا۔ تو اگر میں اس میں شہید ہوا تو بہترین شہید ٹھہروں گا اور اگر زندہ لوٹا تو میں" آتش دوزخ سے آزاد ابوہریرہؓ ہوں گا۔"

(نسائی کتاب الجہاد)

محمد بن قاسم کے حملہ ہندوستان میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

بحر روم کی فتوحات

"ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خواب راحت سے مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا! اس وقت خواب میں میری امت کے کچھ لوگ تخت شاہی پر بادشاہوں کی طرح بیٹھے ہوئے دکھائے گئے۔ یہ بحر اخضر (یعنی بحر روم) میں اپنے جہاز ڈالیں گے۔"

(مسلم باب غزوۃ البحر)

وقت آیا کہ بحر روم جو کہ رومیوں کی بحری قوت کا جولانگاہ تھا اس میں مسلمانوں نے اپنے بیڑے ڈالے۔ اور فتوحات حاصل کیں۔

دنیا کے کناروں تک احمدیت کا پیغام

مخالفین احمدیت غور فرمائیں!

(از پروفیسر مسعود احمد صاحب بی۔اے مقیم کماسی (گولڈ کوسٹ)

۷ دسمبر کی صبح کو کماسی گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ سے ہمارے احمدی بھائی الحاج الحسن عطا صاحب عازم پاکستان ہو گئے۔ یہ صاحب جماعت احمدیہ کماسی سرکٹ کے چیف رئیس ہیں۔ یہاں سے ربوہ کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کی غرض سے تشریف لے گئے ہیں۔ یہاں ان کی روانگی کے وقت جو مختلف جذبات میرے دل میں پیدا ہوئے ان کا تعلق بہت حد تک پاکستان کے غیر احمدی حضرات سے ہے۔

مجھ کو یاد ہے جب میں دہلی میں بی۔اے میں پڑھتا تھا تو مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہل حدیث میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ کے متعلق لکھا تھا کہ یہ لوگ باہر نکل کر اپنے عقائد سے انحراف کرتے ہیں خاص طور سے افریقہ کے حبشی جو دین و دنیا سے بے خبر ہیں۔ گویا احمدی مبلغین باہر جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی مشن کو نہیں پیش کرتے نہ حضور کے دعویٰ کو اور نہ ہی غیر احمدی مسلمانوں سے جو اختلاف عقائد ہیں اس پر زور دیتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ انگور ہاتھ نہ آئے تو کھٹے ہو گئے خود امر بالمعروف نہی عن المنکر کی توفیق نہیں۔ تو جن کو خدا نے اس کا شرف بخشا ان کے لئے بدمٹی ڈالنے کی کوشش کرنے لگے۔ لیکن خدا تو عالم الغیب ہے اس کو پتہ تھا کہ مخالفین نے کیا کیا اعتراضات کرنے ہیں۔ اس اپنے مسیح کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔ خدا کا کلام موجود ہے

یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق

جوانب و اطراف عالم سے جوق در جوق لوگوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ذکر الٰہی کی غرض سے آنا مخالفین کے اس باطل دعویٰ کی تردید میں برہان قاطع ہے۔

تا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

برادر الحاج الحسن عطا کا پاکستان میں جانا اس حقیقت کا برملا اظہار ہے کہ مبلغین احمدیت مغربی افریقہ میں کس اسلام کو پیش کرتے ہیں اور کس اسلام کے پیش کرنے سے احمدیت کی تمام ترقیات وابستہ ہیں۔ اے کاش مولوی ثناء اللہ صاحب آج زندہ ہوتے اور دیکھتے کہ الحاج الحسن صاحب کا مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر یقین کسی پاکستانی احمدی کے یقین سے کم نہیں اور وطن نہ صرف الحسن صاحب کا یہ حال ہے بلکہ گولڈ کوسٹ کے احمدیوں کا مرقع ہے جو الحسن صاحب کی صورت میں وہاں جا رہا ہے یہاں کماسی کے الوداعی جلسہ میں مسٹر الحسن نے اپنے ہم وطنوں کو خطاب کرتے ہوئے کیا خوب کہا تھا۔ میرا کام بہت اہم ہے۔ میں بحیثیت الحسن کے پاکستان نہیں جا رہا۔ بلکہ الحسن نمائندہ گولڈ کوسٹ کی حیثیت سے وہاں جا رہا ہوں۔ وہاں کے احمدی صرف میرے اقوال۔ میرے افعال اور میرے ہی کردار کا مشاہدہ نہ کریں گے بلکہ وہ تمام گولڈ کوسٹ کے احمدیوں کو میرے اندر دیکھیں گے۔ اس لئے میرے لئے دعا کریں کہ میں وہاں جا کر آپ لوگوں کی سبکی کا باعث نہ بنوں۔

پاکستان کے مخالفین احمدیت کیلئے مقام عبرت ہے کہ خدا نے اپنے پیغام کو کہاں کہاں پہنچایا۔ کس کس کو ماننے کی توفیق بخشی۔ لیکن چراغ تلے اندھیرا وہ رہی تک۔ آنکھیں بند کئے ہوئے یہ خود نصف النہار کے وقت بھی منتظر فجر بیٹھے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس درد کے ساتھ فرمایا ہے

تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار

مخالفین احمدیت کو آج نہیں تو کل پشیمانی اٹھانی پڑے گی۔ مخالفین کو پاکستان میں افغانستان کی شہادتوں کو تازہ کرنے کے لئے کوئٹہ راولپنڈی اوکاڑہ جیسے مقامات تو مل سکتے ہیں۔ لیکن تبلیغ اسلام کے مراکز قائم کرنے کے لئے گولڈ کوسٹ۔ نائیجیریا۔ سیرالیون اور یورپین ممالک اور امریکہ میں ایک بھی مقام میسر نہیں آ سکتا۔ یہ آج کا چیلنج نہیں بلکہ نصف سے زائد صدی کی قائم شدہ حقیقت ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئینہ کمالات اسلام میں مخالفین کو بایں الفاظ خطاب فرمایا ہے

گر کنی تکفیر قوم خود چہ کار کردۂ
رو اگر مردی جہودے را باسلام اندرآ

یعنی اگر اپنی قوم پر کفر کا فتویٰ لگایا تو کیا مرد میدان ہے اور خدمت اسلام کا سچا دعویدار تو یہودی جا اور کسی غیر مسلم کو حلقہ بگوش اسلام کر۔

درخواست دعا

مکرم میاں مجید احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور چند دنوں سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

ولادت

میرے بھائی جان صوفی رحیم بخش صاحب زیروی جمعدار C.S.A.P.R. راولپنڈی کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۱/۵ کو ایک بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ میری بھابی کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر اور بچی کے والدین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

دعاگو: ناصر احمد سیال راشد۔ راولپنڈی

لنڈن میں وزیر اعظم پاکستان کی مصروفیات

لنڈن ۱۰ر جنوری۔ لنڈن میں تاخیر سے پہنچنے اور پہنچتے ہی دولت مشترکہ کی کانفرنس میں مشرق بعید کے امور پر مباحثہ میں شرکت کی وجہ سے اب تک مسٹر لیاقت علی خان کو اس کا وقت ہی نہیں مل سکا کہ وہ سرکاری مصروفیات کے علاوہ کسی اور طرف توجہ کر سکیں۔ آج انہوں نے ۱۰ ڈاوننگ اسٹریٹ میں دو کانفرنسوں میں شرکت کی۔ سرکاری ضیافت نیز شام کو وزیر اعظم اٹیلی کے سرکاری استقبالیہ میں شریک ہوئے۔

اس کے درمیان میں دولت مشترکہ کے دوسرے وزراء اعظم خصوصاً مسٹر اٹیلی اور کناڈا کے مسٹر سینٹ لارنٹ سے غیر رسمی ملاقاتیں ہوئیں۔

کل کا دن اور جمعہ کا دن بھی ان کا ایسی ہی مصروفیتوں میں گذرے گا۔ جمعہ کی شام کو قصر بکنگھم میں شاہ برطانیہ مسٹر لیاقت علی خان کو ذاتی ملاقات کا شرف بخشیں گے برطانیہ میں پاکستانی آبادی نے خواہش ظاہر کی ہے کہ پاکستان ہاؤس کے استقبالیہ میں وہ ان کو خطاب کریں۔ جو غالباً آئندہ ہفتہ کے اوائل سے قبل نہیں منعقد ہو سکے گی۔

فی الحال مسٹر لیاقت علی خان کا ارادہ ۱۷ یا ۱۸ر جنوری کو کراچی واپس ہونے کا ہے۔ کانفرنس کی شدید مصروفیتوں کے باوجود مسٹر لیاقت علی خان کی صحت بدستور ویسی ہی اچھی ہے۔ جیسی امریکہ سے واپسی کے بعد سے برابر رہی ہے۔ ڈاکٹروں نے ان کے لئے جو غذائیں تجویز کی ہیں۔ اس پر وہ سختی سے عمل کر رہے ہیں۔

کشمیر پر مذاکرات کے ابتدائی مرحلہ میں اس وقت پاکستانی اور ہندوستانی دونوں ہی کیمپ بہت محتاط اور پر امید کا اظہار کر رہے ہیں۔ قطعی رائے کے اظہار سے پہلے دونوں ہی فریق مزید واقعات کا انتظار کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

شاہی ترجیحات کے متعلق مذاکرات

کراچی ۹ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی اور فارن سیکرٹری مسٹر اکرام اللہ جو وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان کی معیت میں لنڈن گئے ہیں۔ وہاں برطانیہ کی تجارت خارجہ کے محکمہ سے شاہی ترجیحات اور دونوں ممالک کے مابین تجارتی معاہدہ کے متعلق گفت و شنید کریں گے۔

بین المملکتی مالی کانفرنس کے فیصلے

نئی دہلی ۹ر جنوری: گذشتہ ماہ نئی دہلی میں ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں میں جو مالی مذاکرات ہوئے تھے۔ ان کی کارروائی کی توثیق کر دی گئی ہے۔ عنقریب کانفرنس کے فیصلوں کا اعلان کر دیا جائے گا۔

یاد رہے کہ مذکورہ بالا کانفرنس میں سرکاری ملازمین کی پنشن۔ پراویڈنٹ فنڈ اور واجب الادا بلوں کی ادائیگی اور کئی دوسرے مسائل زیر بحث آئے تھے۔

یو۔ این۔ او کے صنعتی ماہرین کا عزم لاہور

لاہور ۹ر جنوری۔ یو۔ این۔ او کے صنعتی ماہر کراچی سے لاہور پہنچ رہے ہیں۔ وہ اس سے پہلے لاہور میں چند روز قیام کرنے کے بعد کراچی روانہ ہو گئے تھے پاکستان میں ان کی آمد کا مقصد پاکستانی نوجوانوں کو مختلف صنعتوں میں تربیت دینا ہے۔ وہ کل شام لاہور پہنچنے کے بعد یہاں چند روز قیام کریں گے اور اپنی رپورٹ کو مکمل کریں گے۔

ہانگ کانگ سے امریکنوں کا انخلاء

ہانگ کانگ ۹ر جنوری۔ آج رات امریکی قونصل جنرل مقیم ہانگ کانگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس وقت جب کہ نقل و حمل کی تمام سہولتیں مہیا ہیں وہ امریکنوں کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ نو آبادی سے انخلاء کے بارے میں سنجیدگی سے غور کریں۔

ہانگ کانگ کی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ یہاں کے برطانوی حکام کی جانب سے اس قسم کی کوئی تحریک نہیں ہوئی ہے۔

سکھ زائرین کی لاہور میں آمد

لاہور ۹ر جنوری۔ آج صبح ننکانہ صاحب جاتے ہوئے ۸ سکھ زائرین ہندوستان سے پہنچے۔ واگہ کی سرحد پر بہت سے مقامی حکام نے ان کا خیر مقدم کیا

سرگودھا الیکٹرک سپلائی کمپنی

سرگودھا ۹ر جنوری۔ وزارت مہاجرین و بحالیات حکومت پاکستان کے احکام کے ماتحت سرگودھا الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ سرگودھا غیر متروکہ جائداد قرار دیدی گئی ہے۔ اور اسے بہت جلد اس کے سابق ڈائرکٹر انچارج سردار حبیب اللہ خان کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

سنگاپور میں وسیع پیمانے پر گرفتاریاں

سنگاپور ۹ر جنوری۔ تمام دن کی تلاش کے بعد پولیس نے ۲۰ مبینہ کمیونسٹ۔ سول سرونٹ۔ اساتذہ۔ طلبہ اور ایڈیٹروں کو گرفتار کر لیا۔ جن میں ہندوستانی۔ ملائی چینی اور لنکا کے باشندے شامل ہیں۔ یہ گرفتاریاں ہنگامی قانون کے ماتحت کی گئی ہیں گرفتاریوں کے بعد سنگاپور اور ملایا کے دوسرے تمام حصوں میں مکانات دفاتر اور طلبہ کے ہوسٹلوں پر بڑے پیمانے پر چھاپے مارے گئے۔ سبب یہ ہے۔ کہ ملایائی کمیونسٹ پارٹی اور مختلف افراد کے متعلق دستاویزی شہادتوں کے ذریعہ سازشیں اور خفیہ ساز باز کرنے کا ثبوت مل چکا ہے۔

پاکستان اور سپین کے درمیان نیا تجارتی معاہدہ

کراچی ۱۰ر جنوری اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پاکستان اور ہسپانیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے تحت ہسپانیہ پاکستان کے لئے پٹ سن کی مصنوعات تیار کرے گا۔

پہلے سال میں پاکستان ۲۲۰۰۰ ٹن خام پٹ سن برآمد کرے گا اور وہ ہسپانیہ میں تیار شدہ سامان کو دوسرے ملکوں کو دوبارہ برآمد کرنے کے لئے آزاد ہو گا۔ تیاری کے اخراجات پاکستان ہسپانیہ کو خام پٹ سن میں ادا کریگا معلوم ہوا ہے کہ جو دوسرے ممالک پاکستانی پٹ سن حاصل کرنا چاہتے ہیں ان سے بھی ایسے ہی معاہدے کئے جائیں گے۔ (اسٹار)

ترکی سب سے زیادہ خرچ دفاع پر کر رہا ہے

استنبول ۱۰ر جنوری۔ اس سال پھر ترکی کے میزانیہ میں دفاع پر سب سے زیادہ اخراجات کئے گئے ہیں نیشنل اسمبلی کے سامنے عنقریب ۱۹۵۱-۵۲ کا جو تخمینہ پیش ہونے والا ہے۔ اسی میں یہ مد بھی ہے۔ اسی اثنار میں کہا جاتا ہے کہ نمائندوں کی ایک جماعت یہ کہہ رہی ہے کہ بجٹ کے لئے پانچ وزارتیں اڑا دی جائیں۔ (اسٹار)

شام میں "ہنگامی" حالات کا مطالبہ

دمشق ۱۰ر جنوری۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ شامی مسلم سوشلسٹ فرنٹ" ایوان نمائندگان میں یہ تحریک کرنے والی ہے کہ عالمی صورت حال کے پیش نظر ہنگامی حالات کا اعلان کر دے۔

ایک ترجمان نے اسٹار کو بتایا کہ پارٹی کا ارادہ ہے کہ حکومت سے دریافت کرے کہ "شام نے نیز دبی جارحانہ اقدام کے مقابلہ نیز ملک کی آبادی کو تیسری عالمگیر جنگ کی تباہیوں سے بچانے کے لئے کیا اقدام کئے ہے"۔

مصر اور عراق میں ریڈیو کے پروگرام کا تبادلہ

بغداد ۱۰ر جنوری۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ عراق میں براڈ کاسٹنگ کا نیا اسٹیشن آئندہ مہینہ مکمل ہو جائے گا۔ اس میں تین ٹرانسمیٹر ہونگے۔ جن میں ۲۰ کیلو واٹ کے دو شارٹ ویو اور ایک میڈیم ویو ہو گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی طاقت موجودہ عراقی اسٹیشنوں سے ۴۰ گنا زیادہ ہو گی۔

عراقی محکمہ نشر و اشاعت نے مصر کے سرکاری نشریاتی محکمہ سے پروگرام کے تبادلہ کے متعلق معاہدہ کیا ہے اور تہذیبی تعاون اور ربط قائم رکھنے کے لئے دوسری عرب نشر گاہوں سے بھی سلسلہ جنبانی کر رہا ہے۔

بغداد ریڈیو کے کارکنوں کا ارادہ ہے۔ کہ عراقی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے ریکارڈ بنائے جائیں۔ جنہیں قاہرہ سے نشر کیا جا سکے۔ ان میں تیل۔ کھجور۔ آب پاشی کے منصوبے۔ قدیم زمانہ میں عراق و مصر کے تعلقات پر تقاریر اور عراقی شاعری اور موسیقی کے ریکارڈ شامل ہونگے۔

مصر سے بھی ایسے ہی ریکارڈوں کا سلسلہ موصول ہونے کی توقع ہے (اسٹار)

مصر لبنانی تجارتی معاہدہ

بیروت ۱۰ر جنوری۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ ایک لبنانی مشن عنقریب مصر سے تجارتی معاہدہ کرنے کی خاطر قاہرہ روانہ ہو گا۔

معلوم ہوا ہے کہ لبنانی عراقی معاہدہ کے طرز کے معاہدہ کی تجویز کی گئی ہے (اسٹار)

عراقی ریجنٹ کی پاکستان کو روانگی ملتوی

کراچی ۱۰ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ عراق میں ملکہ عالیہ کی وفات کے باعث عراقی ریجنٹ امیر عبد اللہ کی روانگی پاکستان ملتوی ہو گئی۔ سابقہ پروگرام کے مطابق وہ اوائل ۱۹۵۱ء میں پاکستان آ رہے تھے۔ گو ابھی تک ان کے آنے کی نئی تاریخوں کے بارے میں قطعی طور پر کچھ طے نہیں ہوا۔ لیکن اپریل ۱۹۵۱ء سے پہلے ان کے ورود پاکستان کی کوئی توقع نہیں۔